باب: 15

سعدؓ بن ابی وقاص

(Sa'd ibn Abi Waqqas rza, 594-675 AD)

نام سعد اور کنیت ابو اسحٰق ہے۔ ابو وقاص، والد کی کنیت ہے جب کہ ان کا اصل نام مالک ہے۔ آپ کی والدہ کا نام حمنہ ہے۔ سعد ایک پست قد مگر بے حد مضبوط بدن کی شخصیت تھیں۔ لوگ آپ کو شیر سے مشابہت دیتے۔ آپ کا تعلق ایک ممتاز اور امیر گھرانے سے تھا۔ آپ نہایت ذہین بھی تھے۔

آپ سترہ اٹھارہ سال کے تھے کہ حضرت ابو بکرؓ کے ساتھ بارگاہِ نبویؐ میں حاضر ہوئے اور اسلام میں داخل ہوئے۔ قبولِ اسلام سے لے کر ہجرت نبویؐ تک مکہ ہی میں رہے اور دیگر مسلمانوں کی طرح آپ نے بھی قریش کی سختیاں برداشت کیں۔ جب زیادتیاں بڑھ جاتیں تو آپ آس پاس کی پہاڑیوں کی طرف نکل جایا کرتے۔ ایک دفعہ آپ کسی گھاٹی میں مصروفِ عبادت تھے کہ اتفاقاً کچھ کفار اُدھر آنکلے اور اسلام کا مذاق اُڑانے لگے۔ حضرت سعدؓ کی دینی غیرت یہ مذاق برداشت نہ کر سکی۔ اور زمین سے کچھ اٹھا کر ایک کے سر پر اس زور سے مارا کہ اس کا سر پھٹ گیا اور خون بہنے لگا۔ مورخین کے نزدیک اسلام کی حمایت میں یہ "پہلی خون ریزی" تھی جو سعدؓ کے ہاتھ سے عمل میں آئی۔

معرکہ بدر میں حضرت سعدؓ نے غیر معمولی شجاعت کے جوہر دکھائے اور کفار کے سرخیل سعید بن العاص کا کام تمام کیا۔ جنگِ اُحد میں حضرت سعدؓ، ان صحابہؓ میں سے تھے جو آخر وقت تک اپنی جگہ پر ڈٹے تھے۔ چونکہ آپ ایک بہترین تیر انداز تھے اس لیے آپ کو یہ اعزاز ملا کہ جب کفار کا نرغہ ہوا تو آنحضرتؐ آپ کو خود اپنے ترکش سے نکال کر تیر دیتے تھے اور آپ تیر پر تیر چلاتے جاتے۔ غزوۂ خندق، غزوۂ حنین، غزوۂ تبوک اور طائف میں بھی حضرت سعدؓ نے بڑھ چڑھ کر اسلام کی راہ میں جہاد کیا۔ فتح مکہ کے روز بھی آپ تمام مسلمانوں کے ساتھ ہی تھے۔

سنہ 10 ھ میں حجتہ الوداع کے موقع پر آپ، آنحضرتؐ کے ساتھ مکہ میں تھے کہ اچانک شدید بیمار ہوگئے۔ آپ کی بے چینی بڑھنے لگی جسے دیکھ کر آنحضورؐ نے آپ سے دریافت فرمایا کہ "۔۔سعد اس قدر روتے کیوں ہو۔۔"؟ چونکہ آپ کو مدینہ سے بہت محبت ہوگئی تھی اور مکہ میں مرنا گوارا نہ تھا اس لیے عرض کیا"۔۔

Siddiqui Publications

معلوم ہوتا ہے مجھے اُسی سرزمین کی خاک ہی نصیب ہو گی جس کو اللہ اور اس کے رسولؐ کی محبت میں ہمیشہ کے لیے ترک کر چکا ہوں۔۔"۔ آنحضرتؐ نے آپ کو تسلی دی اور آپ کے لیے دعا فرمائی اور آپ مکمل صحت مند ہو گئے۔ پھر آنحضرتؐ نے آپ کو ایک لمبی عمر کی خوشخبری بھی دی جو پوری بھی ہوئی۔

حضرت عمرؓ کا عہد شروع ہوا تو انہوں نے عراق کی طرف توجہ کی جن پر ایرانی حکمران تھے۔ اس مہم پر پہلے ابو عبیدہؓ کمانڈر ہوئے۔ پھر قیادت حضرت مثنیٰؓ کو دی گئی۔ اگرچہ کہ عراق کا بیشتر علاقہ فتح کر لیا گیا مگر جلد ہی مفتوحہ جگہوں سے پیچھے بھی ہٹنا پڑا۔ اس صورتحال میں حضرت عمرؓ نے ایرانیوں کے مقابل ایک بڑا لشکر بنانا ضروری سمجھا۔ چنانچہ ایک نئے لشکر کے ساتھ سعدؓ بن ابی وقاص کو سالار بنا کر حضرت مثنیٰؓ کی مدد کے لیے روانہ کیا، لیکن اسی وقت حضرت مثنیٰؓ انتقال کر گئے۔ یوں اس بڑی فوج کی سالاری حضرت سعدؓ کو مل گئی۔ حضرت سعدؓ نے میمنہ، میسرہ، غدیب اور پھر قادسیہ پر لڑائی کی اور فتح حاصل کی۔ بعد ازاں تھوڑے ہی دنوں بعد حضرت سعدؓ بن ابی وقاص نے آگے بڑھ کر ایک اور معروف شہر مدائن کو فتح کر لیا۔ مدائن کی کامیابی کے بعد تمام عراق پر مسلمانوں کا تسلط قائم ہو گیا۔ بعد میں جلولا اور تکریت پر بھی فوج کشی ہوئی اور کئی مہینوں کی لڑائیوں کے بعد یہاں بھی حضرت سعدؓ نے اسلامی جھنڈا نصب کر دیا۔

کئی فتوحات حاصل کرنے کے بعد حضرت سعدؓ مدائن میں مقیم ہوئے۔ لیکن نامناسب آب و ہوا کے سبب آپ نے حضرت عمرؓ کی اجازت سے ایک نیا شہر، کوفہ آباد کیا۔ کچھ عرصہ بعد اہلِ کوفہ نے حضرت عمرؓ کے پاس جا کر شکایت کی کہ، سعدؓ نماز کی امامت صحیح طور سے نہیں کرتے۔ حضرت عمرؓ کی تحقیق پر یہ بات درست تو نہ نکلی لیکن انہوں نے ایک بڑی جماعت کے فتنے سے بچنے کے لیے حضرت سعدؓ کو ان کے عہدے سے سبکدوش کر دینا ہی بہتر خیال کیا۔ آپ نے امیر المؤمنین کے فیصلے کو مان لیا لیکن اس کا آپ کو ساری عمر افسوس رہا۔ اس کے بعد آپ مدینہ پہنچ کر گوشہ نشین ہو گئے۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کو بشارت دی تھی کہ "۔۔۔ اے سعد! تم اس وقت تک نہیں مرو گے جب تک تم سے ایک قوم کو نقصان اور دوسری قوم کو فائدہ نہ پہنچے۔۔۔"۔ قادسیہ کی فتح کے بعد مسلمانوں کی جیت کو تاریخ میں ساسانیوں کی اہم شکست سے تعبیر کیا جاتا ہے۔ اور اس کے ہیرو حضرت سعدؓ کو مانا جاتا ہے۔ یوں آنحضرتؐ کی یہ پیشگوئی پوری ہوئی۔

حضرت سعدؓ کا انتقال سنہ 55ھ میں مدینہ میں ہوا۔ اس وقت آپ کی عمر 81 برس کی تھی۔

Siddiqui Publications